



سوالوں اجلas

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۹ء برابطیق ۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مئدر جات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۲
۲	وقہ سوالات	۵
۳	(رخصت کی درخواستیں)	۱۵
۴	زیر و آور	۳۱
۵	قراردادیں	۳۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سویبوان اجلاس موئیزہ ۲۲ راپریل ۱۹۹۹ء بہ طابق ۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بھری بروز جمعرات بوقت ۱۱ بجکر پھیپھٹ (قبل ظہر) زیر صدارت جناب اپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

جناب اپیکر: جزاک اللہ۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لِغَلَمَ
تُرْكَمُونَ ه وَإِذَا ذُكِرَ رَبُّكُمْ فِينَ نَفِيكَ تَضَرُّعًا وَ خِينَةً
وَدُونَ الْجَهَرِ مِنَ الْقُولِ بِالْفُدُوِّ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ
الْفَاغِلِينَ ه

ترجمہ :- اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی تثیر تم کو قرآن ناتھے ہوں تو (غل نہ پھاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنوار خاموش رہو یہب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے اور (اے تثیر) اپنے جی (ہی جی) گرگزا (گڑگزا) اور ذر (ذر) کرا اور (ہست) نور کی آواز سے نہیں (بلکہ دھیکی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ رہو۔

جناب اپنیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ وفق سوالات

جناب اپنیکر: مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل صاحب۔

(چونکہ موزر کن متعلقہ یعنی عبد الرحیم خان مندوخیل صاحب ایوان میں موجود نہیں ہے لہذا ان کے سوالات موخر کر دئے گئے)

X ۳۶۶ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل: موری ۹۸ دسمبر ۱۹۹۷ء کو موخر کیا گیا۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے مسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی کے گئے آفیسر ان الہکاران کے نام ولدیت، گرید، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بمعہ قانونی قواعد اور شہری تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

مکمل مواصلات و تعمیرات میں ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا حال مندرجہ ذیل الہکاروں کو بھرتی کے

گئے ہیں اور جن کی تشکیر نہیں کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام ولدیت	عہدہ	گرید	جائے تعیناتی	ضلع رہائش	مجاز اتحاری	مکمل مواصلات و تعمیرات
۱	حق نواز صریح ولد علی نواز	س	بی۔ ۱۱	بی اینڈ آر ڈویشن بی	کوہلو	سابقہ وزیر اعلیٰ / سابقہ وزیر موالیات و تعمیرات	

۲-	عبدالنبوی اللہ سردار علی شاہ	اسٹنت	بی۔ ۱۱	فارماؤ مارکیٹ روڈ پرو جیکٹ کوئٹہ	کوئٹہ	ساپنے سکریٹری مواصلات و تعمیرات
۳-	گھنٹام داس ولد یا شاھان	سب	بی۔ ۱۱	جیف انجینئر آفس خضدار	لبیلہ	ساپنے وزیر اعلیٰ بلوچستان
۴-	محمد شاہ ولد محمد خان	جونیئر	بی۔ ۵	فارماؤ مارکیٹ روڈ پرو جیکٹ کوئٹہ	کلرک	ساپنے سکریٹری مواصلات و تعمیرات

X ۶۳۵ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل: (موخر کیا گی)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محلہ متعاقہ اور اس سے
ملک محکموں راداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں پر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟
نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم پر اجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و
غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم پر اجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصرتاریخ
اشتبہار مینڈر بہعد نام تھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل
کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام رہا اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا حصہ مکمل نہیں ہوا ہے،

اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران شروع کئے گئے مکمل متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم پر اجیکٹ تھیں کس طبقے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

چونکہ سوال ہذا کے جواب کی تفصیل مکمل کے مختلف فیلڈز و ڈائزن سے متعلق ہے، اس سلسلے میں متعلقہ فیلڈوفاتروں سے طلب کی گئی مفصل اور جامع جواب موصول ہوتے ہی ارسال کر دیا جائیگا۔

X/۱۷۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (موڑ کیا گیا)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کم جو لائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام اسامیوں کی تفصیل ہے اور گرید مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی مکملانہ و دیگر کو رسز و دیگر تربیتی مطلوبہ الہیت، تاریخ اشتہار بہ عنوان اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کیلئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست وہندہ امیداروں کے نام بہ عدالت و دینت، پتہ ضلع، رہائش تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت مکملانہ و دیگر کو رسز نیز تاریخ و مقام انترو یا اور حاکم را انترو یو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کم جو لائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بہ عدالت و دینت، پتہ ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی الہیت، مکملانہ و دیگر تربیتی کو رسز کی تفصیل، نیز تاریخ انترو یو حاکم را انترو یو کنندہ کمیٹی، تاریخ گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

چونکہ سوال ہذا کے جواب کی تفصیل مکمل کے مختلف فیلڈز و ڈائزن سے متعلق ہے اس سلسلہ میں متعلقہ فیلڈوفاتروں سے طلب کی گئی مفصل اور جامع جواب موصول ہوتے ہی ارسال کر دیا جائیگا۔

X ۲۶۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (۳۱ دسمبر ۹۸ء اور ۱۱ فروری ۹۹ء کو موخر کیا گیا)

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۷، ۱۱۳ تا ۹ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے مسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۷، ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور

اس سے مسلک مکمل جات راداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسر ان رہنمکاروں کے نام و لدیت گرید، عہدہ

جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور

تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر صحت:

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ موری ۲۳ فروری ۷، ۱۹۹۸ء تا ۱۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران جن افراد کو

گرید اتنا ۱۵۱ کی اسمیوں پر تعینات کیا گیا، ان کی تفصیلی فہرست خیم ہے لہذا اسمبلی لا بھریری میں

ملاحظہ فرمائیں۔ اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صوبائی مکمل صحت میں میکنیکل اسمیوں پر بھرتی

کی پابندی حکومت نے کیم جولائی ۷، ۱۹۹۸ء سے ختم کر دی تھی۔

(ب) مکمل صحت میں میکنیکل ٹریننگ بعد وظیفہ حکومت کے اخراجات پر دی جاتی ہے اور متعلقہ

امتحان پاس کرنے پر پاس شدہ امیدوار کو مکمل صحت میں پانچ سال تک ملازمت کرنے کا پابند کیا

جاتا ہے۔ اس لئے عوام کو بہترین طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھرتیاں کی گئی ہیں۔

X ۲۷۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (۳۱ دسمبر ۹۸ء اور ۱۱ فروری ۹۹ء کو موخر کیا گیا)

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

۱۱۳ اگست ۷، ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور اس کے زیر انتظام مسلک مکمل جات راداروں

سے تبادلہ شدہ آفیسر ان رہنمکاروں کے نام، عہدہ، گرید مقام تبادلہ و مقام تعینات، عہدہ اور ضلع رہائش کیا

ہے نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفیسر ان رہنمکاروں اپنے سابقہ اسمیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے تفصیل

دی جائے۔

وزیر صحبت

نہ کوہہ مدت کے دوران مکمل صحبت کے بھن اہلکاروں اور آفیسر ان کا تابادلہ کیا گیا ان کی تفصیل
بعد جملہ مطلوب معلومات کی فہرست خیم ہے لہذا اسکی لا بحری میں ملاحظہ فرمائیں نیز یہ تبادلے عوام
کو بہترین طبق سہوتیں فراہم کرنے اور مفاد عامہ کے تحت ضروری تھے۔

X ۲۷۵ میر محمد اسلم پٹکی: (۱۵ افروری ۹۹ کو موخر ہوا)

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) حلقہ پی۔ بی ۳۲ ضلع آواران میں واٹر سپلائی کی کل تعداد کقدر ہے۔ تیز سال ۹۸ء ۹۹ء
سے تا حال کل کقدر رواٹر سپلائی اسکیموں پر مرمت و بحالی (Rehabilitation) کا کام ہوا ہے ان
رواٹر سپلائی اسکیموں کی تفصیل بعد اخراجات دی جائے۔

(ب) سال ۹۹ء ۹۸ء کے اے۔ ذی۔ پی میں کتنے واٹر سپلائی اسکیم شامل کے گئے ہیں اس
وقت کل کس قدر رواٹر سپلائی کام کر رہے ہیں۔ نیز کتنے تاکارہ بند پڑے ہیں اور واٹر سپلائی میں متین
عملہ کی کل تعداد بعد ماہوار خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

میر اسد اللہ بلوج وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ:

(الف) ضلع آواران میں کل آہنگی اسکیموں کی تعداد ۱۹ ہے۔ ان اسکیموں پر ۹۸ء ۹۹ء میں
مرمت بحالی (Rehabilitation) کا کوئی کام نہیں ہوا۔

(ب) سال ۹۹ء ۹۸ء کے اے۔ ذی۔ پی میں کل ۱۳ (تیرہ) واٹر سپلائی اسکیم شامل کے گئے
ہیں۔ اس وقت کل ۷ اواتر سپلائی کام کر رہے ہیں صرف (۲) دو، واٹر سپلائی بند پڑتے ہیں اور کل
آواران کے ۱۹ (انس) واٹر سپلائی اسکیم کا عملہ (۶۷) ہیں جنکی ماہوار خرچ کی تفصیل تجزیہ
وغیرہ ۱۹،۸۰۰ روپے ہیں۔

جناب اپنیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ وفق سوالات۔ سوالات شروع کرنے سے قبل

میں معزز ایوان سے گزارش کرتا چاہوں گا کہ مجھے ایک معزز رکن عبدالرحیم خان مندوخیل کی جانب سے تحریری درخواست آئی ہے اس نے کہا ہے کہ میں ان کی جانب سے ایوان سے گزارش کروں کہ ان کے کچھ سوالات ہیں اور ایک الگی تحریریک التواہ ہے اور ایک قرارداد ہے۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ اس کو موخر کیا جائے (Defr) کیا جائے اور قواعد میں تنخواش کوئی نہیں ہے قواعد تو یہ کہتے ہیں کہ ہاؤں کی اگر Since بنتی ہے تو مجھے فرق نہیں پڑتا اگر ہاؤں کہتا ہے تو تحریر ہے درست ہے۔

So all the question today on the agenda of Mr.Abdul Rahim Khan

اگلا سوال میر محمد اسلام چکی صاحب۔

جناب اپسیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے۔

میر محمد اسلام چکی: یہ جواب کا جواب ہے Rehabilitation کا کام نہیں ہوا ہے حالانکہ یہ تقریباً ۱۹۸۵-۱۹۸۰ کو Rehabilitation کے لئے منظور ہو چکے تھے لیکن ابھی تک ان پر کام نہیں ہوا ہے اور کافی دہاں لوگوں کو تکلیف ہے اور وہ تقریباً بند ہے۔ واٹر سپلائی کی اسکیم جہاں پر یہ Rehabilitation کی ضرورت ہے تو کیا وزیر موصوف صاحب بتا سکتے کہ کیوں نہیں ہوئے ہیں۔

میر اسد اللہ بلوج وزیر پبلیک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب اپسیکر صاحب جہاں تک الف کا تعلق ہے یہ ۱۹۹۷-۱۹۹۸ء میں فتح نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا ابھی چونکہ تمیں ملے ہیں ۱۷۱ تاریخ کو بریلیز ہو چکی ہے اور ان کے ۱۹۱۴ء میں جن کی Rehabilitation کیلئے ہم نے پیے ریلیز (Release) کیے ہیں۔

جناب اپسیکر: اگلا سوال سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے۔

X/۵۵۷ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر خوارک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،
محکمہ متعلقہ میں ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال کس قدر گندم کی کل کتنے پر مٹ کن کن افراد کو جاری کئے گئے ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے۔

سید احسان شاہ وزیر برائے خوارک:

محکمہ خوارک بلوچستان نے ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے لیکر تا حال گندم کا کوئی پرمٹ کسی بھی فرو کو جاری نہیں کیا۔ مزید حکومت بلوچستان نے ۲۸، اگست ۱۹۹۷ء سے گندم کے عام اور اپنی پرمٹ کے اجراء پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے اس لئے محکمہ خوارک بلوچستان اشیائے خوردہ نی بیشمول گندم کے پرمٹ (راہداری) کا اجراء نہیں کرتا ہے۔ تاہم بلوچستان بارڈر ایریا فوڈ سٹف آرڈر ۱۹۹۰ء کے تحت ضلعی انتظامیہ کو اب بھی اختیار ہے کہ وہ غلے کی نقل و حمل اور تقسیم کے لئے ان تمام اضلاع میں جو کہ بارڈر ایریا میں واقع ہیں پرمٹ (راہداری) اے آرڈر کو جاری کرے تاکہ وہاں کی مقامی آبادی کو غلہ دو گیر کھانے کی اشیاء میرا سکیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جس طرح کہ منیر صاحب نے کہا ہے کہ ضلع آوارن میں کے لئے ان کے پاس فنڈ نہیں ہے کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس کے علاوہ صوبے میں Re-habilitation کن ایکسیوں پر کام کیا گیا ہے۔

جناب اپنیکر: جی جناب کہتے ہیں اس کے علاوہ کن کن ایکسیمات؟
میر اسد اللہ بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ: جناب معزز زرکن سے یہ فریش کوچن کریں تفصیل کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر: فریش کوچن سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

جناب اپنیکر: Answer has taken as read کوئی پبلی منٹری۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنیکر اس میں کہا گیا ہے کہ محکمہ خوارک کی طرف سے کوئی بھی راہداری اور پرمٹ جاری نہیں کئے گئے ہیں لیکن بارڈر ایریا آرڈر ۱۹۹۰ء کے تحت ضلعی انتظامیہ کو اب بھی اختیار ہے کہ وہ غلے کی نقل و حمل اور تقسیم کے لئے ان تمام اضلاع میں جو کہ بارڈر ایریا میں واقع ہیں پرمٹ راہداری جاری کریں کیا ہمیں ان راہداریوں اور پرمٹ کی لسٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔

جناب اپنیکر: جی جناب احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ متعلقہ ضلع کا ذی اسی اگر کوئی پرست جاری کرتا ہے تو اس کا فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ ہوم کے اندر آتا ہے چونکہ صوبائی حکومت نے گندم کی ٹرانسپورٹیشن پر پابندی عائد کی ہے لہذا وہ اب لفت ہوا ہے۔ اب لفت کیا ہے، چیف منٹر نے پہلے پابندی لگی ہوئی تھی نواب صاحب:-

جناب اپنیکر: نہیں نہیں سوال برداخت ساتھا کہ یہ راہداریاں جو ایشو کے ہیں وہ نقل مالگتے ہیں۔

پرس موسیٰ جان: پوچھ آف آرڈر۔ سر ہم کہتے ہیں ان آرڈر ہے سر! آپ یہ چیز روڑ پر کھڑے ہو جائیں سروہ ہزاروں ٹرک گزر رہے ہیں تو ہمیں غله کھانے کیلئے نہیں ہے جناب۔ منٹر صاحب تو بادشاہ ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): وہ الگ مسئلہ ہے کہ وہاں پر کتنے ٹرک جاری ہے ہیں لیکن جہاں تک کہ آن ریکارڈ بات ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ۔ (شور)

جناب اپنیکر: ذرا اشریف رکھیں آپ کو وہ جواب دے رہے ہیں سن لیں۔

پرس موسیٰ جان: جناب میرا اعتراض یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہ سنتے ہیں کہ کیوں غربہ لوگ سر گندم کھانے کیلئے نہیں ہے اور وہ ذرا ایہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر پرس صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا اس سوال سے جناب کی تعلق بتتا ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں وہ سوال نہیں کر رہے ہیں وہ ایسی بات کرتے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): وہ تو وزیر آور میں سر کہہ سکتے ہیں اپنی بات۔

جناب اپنیکر: وہ آگئے ہیں۔ چلئے آپ بات کریں جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): اس میں سر گزارش یہ ہے کہ اگر معزز رکن کو ان کی تفصیل چاہئے کہ ذی سیز(DC's) کتنے پرست ایشو کے ہیں وہ مجرمانی کر کے ہوم ذیپارٹمنٹ سے فریش

کوئین پوچھ لیں۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں اسی سے کلمیہ ہے وہ دیکھیں نہ جی وہ کہہ دے ہے یہی بتایا جائے کہ اس عرصے میں گدم کے کتنے پر مت جاری ہوئے ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سراس سلطے میں گزارش تو یہ ہے کہ بہر کسی قسم کا کوئی پرمت ذپیارٹمنٹ فوڈ کی جانب سے جاری نہیں ہوا۔

جناب اپسیکر: نہیں کیا؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): نہیں جناب۔

جناب اپسیکر: اور اگر یہی سیزرنے کیا پھر وہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ذی سیزرنے ہے فوڈ کی جانب سے نہیں دے سکتا لیکن صوبائی حکومت نے ہوم کے تحت اس پر پابندی لگا رکھی ہے غلہ کی نقل و حمل پر اس سلطے میں وہ اجازت نامہ دے سکتا ہے کہ آپ اپنے غلہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں لہذا وہ ہوم کا مسئلہ ہے فوڈ کا اس سے کوئی تعلق نہیں بتتا ہے۔

جناب اپسیکر: گدم کی بات ہو رہی ہے جو بھی ہے اگر ہوم ذپیارٹمنٹ بھی ہے تو آپ یہی کے حکومت کا حصہ ہے تو اگر ان شورنس دے دیں ان کو ہم دے دیں گے بس اور کیا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): دوسرافریش کوئین ہوم ذپیارٹمنٹ سے پوچھئے سرو ہ جواب دے دیں گے۔

جناب اپسیکر: On behalf of your Government you can assure.

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): نیک ہے سراوہ تفصیل جانتا چاہتے ہیں وہ دے دیں گے سراوہ میں میں گل: اسی سیشن کے دوران۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جی ہاں دے دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپسیکر ایک جو وزیر صاحب نے بات کی غلہ کی نقل و حرکت پر جو

ہے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے پابندی لگادی ہے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کی اجازت دیتا ہے ظاہر ہے ذمہ
کمشز اس کی اجازت دے گا وہ غلہ جس کی اجازت ہوم ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے وہ غلہ یادہ گندم آئی کہاں
سے، آیا اس فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے یا پرائیوریٹ سیکٹر سے لائی جاتی ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر بارڈ رائیر یا پر کوئی مل لگا ہوا ہے
یا وہاں کے لوگوں کے لئے جو ایک کوئی مخصوص کیا گیا ہے اس کو بھی وہاں لے جانے کے لئے خاص طور
غلہ کی اسکنگ کو روکنے کیلئے یہ قانون بنایا گیا تھا وہاں غلہ لے جانے پر بھی ذمہ دی کی اجازت نامے
کی ضرورت ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپسیکر اس میں ایک اور سپیئنٹری لاست میں پوچھتا ہوں میرے
خیال میں ہوم فیسر کا ایک اسٹینٹ آیا تھا اماں نے نظر سے گزر اتحاکہ ذمہ دی کمشزوں کو کوئی اختیار نہیں ہے
کہ پرمٹ جاری کریں اس طرح کا ایک اسٹینٹ ہوم فیسر کا اپنا آیا ہوا تھا۔

جناب اپسیکر: ہوم فیسر صاحب ہے کوئی ایسا اسٹینٹ آپ کا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ جو غلہ ایشو کرتا ہے بارڈرز
ایریا (Border areas) کے لئے اس کا انفارمی و فغم ۱۳۲ کے لحاظ سے ملائی ہے تاکہ نوٹل فلو
جا کر کے اسکنگ نہ ہوں تو مخصوص ایریا ز کے لئے ذمہ دی کمشز جو ہیں وہ پرمٹ ایشو کرتے ہیں یہ
بات صحیح ہے لیکن وہ اس کوئی کے مطابق جوان ایریا کی Requirement کے مطابق ہوتا ہے
لیکن اس میں ہوتا ہے دھندا یہ بات تو صحیح ہے جب محترم نمبر صاحب وزیر اعلیٰ تھے، میں تھانوں ایسی
تحاوار حاجی بہرام تھا، نبیم اللہ کا کڑ صاحب تھا، ہم لوگ جا رہے تھے حاجی بہرام صاحب کے والد کے
فاتح کیلئے اس وقت بھی سینکڑوں ٹرک کھڑے تھے آج بھی سنائی طرح دھندا۔

پرس موسیٰ جان: آج کل تو بہت زیادہ ہو گئے جناب انہوں نے ایڈمٹ کر لیا کہ مطلب غلط
کام ہو رہا ہے فیسر صاحب نے ایڈمٹ کر لیا ہوم فیسر صاحب نے مطلب کے غلط کام ہو رہا ہے۔

جناب اپسیکر: جی جی تشریف رکھیں وہ تشريع تو کر رہے ہیں بول بھی رہے ہیں وہ کہہ تو رہے

ہیں۔ وقعہ بھی بیان کر دیا۔

پرسوس موسیٰ جان: نہیں نہیں جتاب غلط کھانے کیلئے۔ وہ بات تلمیم کر لیا کہ غلط کام ہو رہا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ایک بات میں واضح کروں کہ ہوم ذیپارٹمنٹ کی طرف سے واضح ہدایات (Clear Instruction) ہیں کہ جواہریاز کے پرنسپلز پر ضروریات ہیں اتنا ہیں ایشو کیا جائے یہ ہم لوگوں نے Clear Instruction دئے ہیں بلکہ ایف سی کو بھی اس کا پابند کرایا ہے کہ اس سے زیادہ پرست کا اجازت نہیں دیا جاتا ہے اس کی لست اگر چاہئے محترم ممبر کو، اس کی لست پروائیز (مہما) کر سکتے ہیں پچھلے کتنے مہینے کا چاہئے دو مہینے کا چاہئے وہ ریکارڈ ہم فراہم کر سکتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر وزیر صاحب نے ایک اچھی بات کہی اگر دونوں لشیں اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے کہ علاقے کا کوئی کیا ہے اور ذیپیٰ کمشنر کے ذریعے کتنے پرست ایشو کے جا پہنچے ہیں یا کئے جا رہے ہیں تو اس میں ہم ذیپرنس ویکسیس گے کہ واقعی کوئی کوتاہی ہوئی ہے اس میں کوئی غلط کاری ہوئی ہے نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے جی۔ تشریف رکھیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس کا یہ کہ اس کا ذیپل ہم پروائیز کر دیگے کیونکہ کچھ فیدر لگورمنٹ پروائیز (provide) کرتی ہے۔ افغانستان کو ایک سپورٹ کرنے کیلئے وہ پریشان بھی ہے کچھ جو فوڈ، ذیپارٹمنٹ مخصوص ایریاز کے راش دیتا ہے وہ کچھ مارکیٹ سے خریدے جاتے ہیں یہ ایریاز کی تفصیل ہم سب مہما (پروائیز) کر دیگے آپ۔ اسی سیکشن کے دوران میں تحریک ہے جی۔

جناب اسپیکر: The question hour is over. thank you very much.

اگر کوئی درخواست ہو تو سکریٹری صاحب رخصت کی پڑھ بجئے۔

اختر حسین خان (سکریٹری اسمبلی): جناب عبدالرحمٰن خان مندوخیل نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسٹبلی): ملک محمد سرور کا کزو وزیر قانون علاج کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ موجودہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

(سیکریٹری اسٹبلی): سردارست رام سنگھ ذوکی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسٹبلی): میر غفور حسین کھوس صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے ۲۳ اپریل تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسٹبلی): سردار میر چاکر خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسٹبلی): میر اسرار زہری صاحب نے اطلاع ہے کہ وہ کونہ سے باہر سرکاری کام کے سلسلے میں گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسیبلی): میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۲۰ اپریل سے ۱۳۲ اپریل

کے اجلاس میں ذاتی مصروفیات کی بنا پر شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی گی۔

(سیکریٹری اسیبلی): نوابزادہ حیر پیار مری صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی گی۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر پونک آف آرڈر۔ میں تاریخ کے اجلاس میں جناب عبدالرحمیم خان مندوخیل نے پشتوں باغ میں پرائمری اسکول کی ملٹنگ میں جو پولیس کے لگایا ہوا ہے اس کے بارے میں نشاندہی کی تھی اور معزز زایوان نے مجھے حکم دیا تھا اور میں نے یقین دہانی کرائی تھی اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا حکم تھا کہ وہاں اسکول سے پولیس ہٹا کر اسکول کی حدود (Premises) کو فارغ کرایا جائے تاکہ وہاں طلبہ تعلیم جاری رکھ سکیں اور اس ملٹنے میں صحیح میرے ڈائریکٹر صاحبان گے اور تھوڑی دری پہلے وہاں ایک ڈی ایس پی ہے اس کا نمبر ہے 1053610 ان کا نام سمیل صاحب ہے یہ جو تھانہ لگاتا ہے اس کا نمبر ہے وہ وہاں پر تھا تو اس کو انہوں نے جواب دیا کہ ایس ایس پی کا حکم ہے میں دیکھوں گا پھر ڈائریکٹر نے مجھے اسی تھانے سے فون کیا اور میں نے بھی ڈی ایس پی سے بات کی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ایس ایس پی کا حکم ہے کہ اس نے کہا میں دیکھوں گا۔ تو میں چاہتا تھا کہ مطلع کروں اور اس کا کہا کر آپ کا ڈی ایس پی اور ایس ایس پی اتنا پاور فل ہے کہ وہ اسیبلی کو بھی بائی پاس کر رہا ہے اور ایک مشرکو بھی بائی پاس کر رہا ہے اور یہ ایم کے احکام کو بھی بائی پاس کر رہا ہے تو میں اسیبلی کے سامنے یہ بات لے جاؤں گا آگے میں آپ پر چھوڑتا ہوں اور اس معزز زایوان پر چھوڑتا ہوں کہ آپ کیا کارروائی کرتے ہیں۔ شکریہ۔

نواب ذوالفقار علی مکسی: جناب اگر آپ کی اجازت ہو تو آپ خود سن رہے ہیں کہ ایک وزیر صاحب خود انھوں کر کہہ رہے ہیں کہ ذی ایس پی حکم نہیں مانتا اور ایس ایس پی کہتا ہے کہ میں دیکھوں گا میں انتہا (request) کروں گا آپ سے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اب بیورو کریٹ (Bureaucrat) اتنے تکڑے ہو گئے ہیں کہ وہ کسی کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں یا تو ہم چھٹی کر جائیں سرکاری پیش پر بیٹھنے یا ان کی چھٹی کریں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. I shall request the leader of the house. نے جو فرمایا، معزز وزیر سردار کھیت ان صاحب نے اس پر روشنی ڈالنے کی قصہ کیا ہے۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): جناب نواب صاحب نے بھی روشنی ڈالی ہے خیالات کا اٹھا رکیا ہے گزارش یہ ہے کہ ذا اریکٹر کا چلا جانا۔ ذا اریکٹ۔ کیونکہ پولیس کی کارروائی ہوتی ہے ایک چین ہوتا ہے ہوم فسٹر آج آئے ہوئے ہیں اس دن کے اجلاس میں نہیں تھے وہ آج ہی آئے ہیں جب ایکشن لیا گیا خروٹ آپاڈ جو متنوع علاقہ (No go areas) تھا تو پولیس کو بھایا گیا کر ملدو (جرائم پیش) کے خلاف۔ طریقہ یہ تھا کہ ایکسپیشن والے اس وقت ہوم کے ساتھ کوارڈی نیٹ کرتے۔ ذی ایس ایس کو حکم دیگا آئی جی اور آئی جی کو حکم دے گا سیکریٹری ہوم اور سیکریٹری ہوم کو حکم دے گا ذی ایس ایس۔ تو misunderstanding chain of the command ہے سیکریٹری ہوم آج ہی پہنچے ہیں ان سے طے ہو گیا تھا آج اس پر ایکشن ہو جائے گا۔

جناب اپسیکر: نہیں پرسوں کے اجلاس میں یہ بات تو بڑے واضح طور آئی تھی کہ وہ بلڈنگ ایک اسکول کی تھی اور اسکول سے چھین کر تھانہ بنائی گئی تھی میں وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا۔ **پرس موسیٰ جان:** پوائنٹ آف آرڈر۔ چیف فسٹر صاحب نے وضاحت کی کہ اس کو خالی کیا جائے گا اور انہوں نے فسٹر صاحب کو پوری اسیبلی کے سامنے کہا حکم دیا اور فسٹر کو بھجوایا۔ آج آنر جنرل

چیف منیر کہہ رہے ہیں کہ وہ آرڈر کریں گے کہ ہوم فنٹر آرڈر کریں گے ہوم سیکریٹری کو اور ہوم سیکریٹری آرڈر کرنے کا آئی جی کو فلاں کو۔ ایس ایس پی کو فلاں کو اور فلاں آرڈر کرنے گا ڈھکانے کو اور جب تک اتنے آرڈر ہو جائیں میرے خیال میں کوئی نیا چیز بن جائے اور سردار عبدالرحمن کھیڑان ہے چارے پر تو ویسے ہی اعتراضات لگتے ہیں ہم پرسرواروں پر بہت جلدی الزام آ جاتا ہے بات یہ ہے کہ ایس ایس پی صاحب۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایس ایس پی صاحب کو فوراً معطل (suspend) کرتا چاہیے۔ جب آزمیں ممبر اور اسٹبلی کا بات نہیں مانتا ہے اور چیف منیر صاحب نے سب کے سامنے خود آرڈر دیا ہے۔

جناب اپیکر: دیکھیں تشریف رجیس معاملے کو دیکھنا ہے ٹرین آوث کرنا ہے کہ معاملہ کیا ہے۔ Let the leader of the House who is sitting i will request

میں گے کہ حقیقت کیا ہے۔ کہ ایک اسکول کی عمارت ہے وہ لے کر پولیس کو دے دی گئی ہے تو یہاں اشورنس یہ دی گئی تھی کہ ہم خالی کراؤں گے محرک کو پرسوں یہ اشورنس دی گئی تھی تو اس کے بارے میں آپ بتا دیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اپیکر میں اس کا ایک گراونڈ (Background) آپ کو بتا دوں کیونکہ پچھے دنوں ہم نے بڑے مجرموں پر ہاتھ ڈالا اور ان کو کنٹرول کیا انہوں نے مل ملا کر ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا جیسے کہ اپنی میں بنتے وغیرہ دوسرے تیرے لڑائی جھکڑے بننے ہو گئے ہنگامے ہند ہو گئے لیکن اسچنگ (snatch) (وغیرہ زیادہ ہو گئی یہاں میں ایڈمٹ کرتا ہوں کہ کوئی میں بھی اسچنگ snatchchang ہوئی اس کے رہی ایکشن میں اسچنگ کو زور دیا ہے تو اس میں دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ایریاز (علاقے) ایسے تھے No go areas تھے مختصر سے۔ اس سلسلے میں ہم نے فیصلہ کیا نو گوایریا ز (No go areas) میں بھی پولیس ڈال دیا جائے تاکہ آپ جیسے یا میرے جیسے شریف آدمی سے جو کوئی گاڑی چھینے تو اس ایریا میں اس کو پناہ نہ ملے تو وہاں پولیس چوکیاں اسٹبلیویٹ کی تھیں جو بعد میں پولیس تھانے میں تبدیل ہو گئی تو

اس سلسلے میں عارضی طور پر انہوں نے کوئی اسٹینشن اسٹیبلش کئے ہیں اگر میں اس جگہ پر ہوتا تو اس کی وضاحت کرتا ہر حال میں خود جا کر یہ دونوں جگہ دیکھ کر کے اسے جگہ کو میں اس کا رپورٹ پیش کر دوں گا اور جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے تو اس یقین دہانی کو جلد از جلد پورا کریں گے کیونکہ اس کو شفت کرنے کے لئے چھوڑنے کیلئے اسکی کوئی مقابل جگہ بھی چاہئے ہو گی۔ اس کی رپورٹ میں آپ کو پیش کر دوں گا۔ کیونکہ لوگوں کی جان و مال اور حقوق اور بھی لازمی ضرورت ہوتی ہے اور ایس ایس پی نہیں کوئی اس چیز سے انکار نہیں کر سکتا ہے اسے جگہ پر یہ (supreme) ہے اسکی میں جو یقین دہانی کرائی جائے گی ہم انشاء اللہ ہاؤں کی طرف سے، اور میرے مکھے کی طرف سے میں یقین دہانی کر آتا ہوں اس میں قطعاً ہم یہ کو شش نہ کریں گے کہ لیت و حل سے کام لیا جائے۔

پُرسِ موی جان: پوچھت آف آرڈر۔ سر پولیس والوں کو اور جگہ نہیں ہے وہ تمبو (خیبر) میں رہ سکتے ہیں جب پولیس والے اتنے نازک بن گئے ہیں کہ وہ اسکوں کو قبضہ کر سکتے ہیں ان کو تمبو کیوں دیا گیا ہے، پولیس کا مطلب کیا ہے What is the meaning of askari

رہنا چاہیے میدان میں رہنا چاہیے انہوں نے اسکوں کو کیسے قبضہ کر لیا ہے بچے کہاں گئے اتنا جرہ ہو رہا ہے جناب۔ ہوم فنڈر صاحب اس پر کپڑا اڑال رہے ہیں۔ بجاۓ اس کے وہ اس کو تنبیہ کریں۔

جناب اپسکر: انہوں نے گارنٹی (assurance) دے دی ہے انہوں نے کہا میں خود دیکھوں گا جب آزیبل وزیر یہاں ہاؤں کا شورنس دے رہے ہیں تو اس پر ہمیں یقین کرنا چاہیے۔

پُرسِ موی جان: جناب کل وزیر اعلیٰ صاحب نے اشورنس دیا اور آج خود کہہ رہے ہیں کہ جی دہ ایس ایس پی آئی جی کو بولے گا اور آئی جی پتہ نہیں کس کو بولے گا فلاں فلاں کو بولے گا کل تو فلاں نے کتابت نہیں تھا کل تو انہوں نے آرڈر دیا تھا۔

جناب اپسکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اسکوں کا بلڈنگ واپس کر دیں گے۔

پُرسِ موی جان: We should know ان کا بات کوئی مانتا بھی ہے مقصد یہ ہے آئی جی صاحب تو ان کی بات مانتا ہی نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ میں آرڈر نو از شریف صاحب سے لوں گا ان بے

چاروں کو کوئی ماننا نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: آز-ہل ہوم منشر نے یقین دلایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یقین کرنا چاہیے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جناب میں کہتا ہوں کہ جو سردار کھیڑان صاحب نے کہا ہے وہ غلط کبھی نہیں کہتے ہیں لیکن بنیادی طور پر ایک ڈائریکٹر اور ڈی اسپیل کے درمیان غلط فہمی رہ گئی ہے۔

عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب ایجنسیشن منشر اور ان کا ڈائریکٹر direct route سے یہ کرتے تھے جب انہوں نے مداخلت کی تو یہ ہوا (باہم گفتگو)۔

جناب اپنیکر: please no cross talk, pl. order in the House, on behalf of the House. میں وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو دیکھ کرہاؤں میں تائیں تاکہ جو اس موشن Motion آیا اس کا صحیح جواب مجرک تک پہنچ جائے۔

جناب اپنیکر: please Sardar Akhtar Mangal Sahib زیر و آور پر اگر کوئی بولنا چاہیے -you are wellcome

سردار اختر مینگل: شکریہ جناب اپنیکر زیر و آور میں ہم جس مسئلے کے سلسلے میں ہم بات کرنا چاہتے ہیں وہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے میرے خیال میں اس ایوان میں یا اس سے پہلے جو اسمبلیاں ہوئی ہیں ہر اسمبلی میں اس مسئلے کا ذکر ہوتا رہا ہے اس کے علاوہ گزشتہ دن میں نے بلوچستان کے پارلیمنٹریں جو تھے اس میں صوبائی اسمبلی کے ممبران پیش اکتوبر میں ہم براں پیش کے وزیر اعلیٰ کی قیادت میں وزیر اعظم سے انہوں نے ملاقات کی تھی واپڈا کے مسئلے کے سلسلے میں بقايا جات تھے ان کی وصولی جو current bill تھے کے سلسلے میں جب سے واپڈا کا کنٹرول جناب اپنیکر فوج نے سنبھالا تھا لوگوں میں ایک خوش نہیں دوڑ گئی تھی کہ جی اب جو ہے نہ واپڈا کو فوج نے کنٹرول کر لیا ہے۔ لیکن کچھ ہی دن بعد پیدا چلا کر نہیں واپڈا نے فوج کو کنٹرول میں کر لیا ہے وصولی کیلئے جو مدداری میرے خیال میں فوج کو دی گئی تھی اس میں صرف لوگوں سے ان بلوں کی بقايا جات کی وصولی نہیں ہے اس میں وہ ذمہ

داریاں بھی شامل ہیں کہ جس کے لئے لوگ بل ادا کر رہے ہیں۔ وہ fluctuation کا صحیح دینا فلکچو نیشن fluctuation کا نہ ہونا نامم کے مطابق لوڈ شیڈنگ ہونا، جن علاقوں کو بجلی نہیں دی گئی ہے ان علاقوں کو بجلی، لیکن اس وقت تک دیکھا جائے تو فوج جو کام کر رہی ہے وہ صرف بلوں کے وصولی کے لئے ۲۵ ہزار انہوں نے سہ ماہی کیلئے طے کیے ہیں۔ بارہ ہزار ان کے جو کرنٹ بل ہے اور ۱۳ ہزار جو ۷۶ اور ۹۸ میٹر کے بلوں کے لیکن اس وقت ان علاقوں میں دیکھا جائے لوگوں کے جزوہ سر سیل ہے یادہ مشینیں ہے وہ کام نہیں کر رہی ہے وہ fluctuation جو ۲۳۰ کچھ ہونا چاہیے ابھی آکر ۲۰۰ پر پہنچا ہوا ہے۔ یہ ذمہ داری کس کی بنتی ہے وہاں کے جوز میں دار ہیں ظاہر ہے وہ پیسہ کما لیجئے انہی فصلوں سے جو فصلیں انہوں نے اگائی ہے ان فصلوں کو اس گرم موسم میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے پانی وہ دے نہیں سکتے کیونکہ fluctuation اور ووچ کا معیار کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان فصلوں کو پانی نہیں دے سکتے وہ فصلیں جلتی جا رہی ہیں ابھی جو ۲۵ ہزار جو فیصلہ کیا تھا وہ تو فوج نے یا واپڈا نے وصول کر لئے اب آنے والے سہ ماہی کے لوگوں پر دنیا ۲۰ الیا جا رہا ہے کہ ان کے لئے تیاری کی جائے لوگ بل کے لئے پیسہ لا لیجئے کہاں سے بجلی دی نہیں جا رہی ہے روزانہ لوگوں کی چیخ پکار ہے کہ فلکچو نیشن ہے اور لوڈ شیڈنگ اس اعلان کے مطابق بھی نہیں کی جاتی حکومت کے کہنے کے مطابق یا واپڈا کے کہنے کے مطابق لوڈ شیڈنگ نہیں ابھی بھی دیکھا جائے ان علاقوں میں ابھی بھی لوڈ شیڈنگ جا رہی ہے تو جناب اپنیکر آزیبل چیف منسٹر آج ہاؤس میں موجود ہیں انکی توجہ اس مسئلے پر لائی جاتی ہے کہ مستونگ کے کوچ قلات کے علاقے کے لوگ خضدار اور پیشین کے علاقے کے لوگ بھی اس عذاب میں بھلا ہیں واپڈا فوج نے اگر یہ ذمہ داری سنجاہی ہے کہ پیسے وصول کریں تو جس چیز کی قیمت لوگ ادا کر رہے ہیں کم سے کم وہ چیز تو ان کو صحیح طے اگر لوگ ۲۵ ہزار دے رہے ہیں ۲۵ ہزار میرے خیال میں لوگ زکوٰۃ کے طور پر نہیں دے رہے ہیں ۲۵ ہزار ان پر کوئی میکس لاگو نہیں کیا گیا ہے ۲۵ ہزار اس کو اس بجلی کے ادا کرنے ہیں جو بجلی واپڈا کی ذمہ داری ہے کہ انکو صحیح طریقے پر پہنچائے تو اس حوالے سے معزز ایوان اور وزیر اعلیٰ سے بھی درخواست کر لیجئے کہ اس پر فوری توجہ دیں مہربانی۔

جناب اپنیکر: مہربانی جی آپ بولیں گے وڈیرہ صاحب۔

پنس موی جان: سروہ زیر غور ہے پہلے میں بولوں گا۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر): نہیں میں اختر صاحب کی تائید کر رہا ہوں۔

جناب اپنیکر: پنس وڈیرہ صاحب آپ کی تائید کے لیے اٹھے۔ جی جناب وڈیرہ صاحب۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر): میں بھی سردار اختر جان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں حقیقتاً یہ ہے کہ اختر صاحب نے کہا تھا کہ واپس اپنے فوج کے اوپر کنشروں کیا ہے سردار صاحب کی بات بالکل صحیح ہے میرا بھی تعلق خضدار سے ہے۔ میں ابھی خضدار گیا تھا کہ واقعی وہاں پر وہ لشکر بالکل کم ہے مشینیں بالکل کھڑی ہیں، چل نہیں سکتیں ہیں۔ واپس پہلے سپاٹی کاظماں بھی درہم برہم ہے یہ جو ۲۵ ہزار یہ لے رہے ہیں لیکن بھلی کی حالت وہ پہلے سے بھی بدتر ہے ابھی پہلے معاملہ میں یہ تھا کہ ریگولر مشین نہیں ہے جو غیر قانونی لگے ہوئے انکو ہم لوگ مفت میں ریگولر کر دیں گے لیکن اس کے لئے ابھی مجھے ایک بل ملا ہے کہ ۱۶ ہزار فنی آدمی سے لے رہے ہیں ان کے لئے بھی کہ بھائی جس کے مشین پہلے سے ریگولرنہیں ہے تو اس کو ہم ریگولر کر دیں گے ۱۶ ہزار روپے وہ آدمی سے لے رہے ہیں میں کہتا ہوں یہ سراسر لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ابھی لوگ تو پہلے سے مر گئے پچھلے سال خضدار اور بہت سے علاقوں میں ڈالہ باری ہوئی۔ وہاں کی سب فصلیں تباہ ہو گئیں۔ پچھلے سال سے لوگ بھی بھوکے تھے ابھی بھی فصلیں سارے سوکھ گئے ہیں بھلی وہاں بالکل نہیں چل رہی ہے۔ وہ لشکر بالکل ۲۰۰ سینک بھی نہیں آتا ہے۔ میں بھی یہی گزارش کرتا ہوں اس باوس سے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ یہ واپس اوالوں سے کہہ دیں کہ لوگ قبل دے دیں گے لیکن بھلی کی حالت صحیح کریں شکریہ۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی میں نے پہلے فلور اس کو دے دیا ہے prince the floor is with you جی۔

پنس موی جان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنیکر جس طرح کہ آپ کو معلوم ہے کہ بلدیاتی

انتخابات حال ہی میں ہوئے اور چونکی جو ہے جناب وہ جوں میں نیلام ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے بعض

علاقوں کے چونگیاں ابھی سے بیلام ہو رہی ہیں اور جناب جس دن سے لوگ Elect ہو کے آئے ہیں اب تک ہمارے چیز میں منتخب نہیں ہوئے ہیں لیکن فنڈر زجو ہے ہمارے علاقے میں ایڈمنیٹر یہر دبائے خرچ کر رہا ہے تو میں چیف مینیٹر صاحب سے یہ جانتا چاہوں گا کہ آیا ایسا کوئی قانون ہے وہ پرویٹ (انتظار) نہیں کر سکتے ہیں کہ چیز میں آجائے اور وہ یہ خرچ کریں کہ عوام نے انہیں Elect کر کے یہاں بھیجا ہے اور میں یہ چیف مینیٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ چیز میں شپ کب انداز میں کریں گے آیا یہ اسکے پاور میں ہے یا چیف ایکشن کمشنر جو ہے اس کے پاور میں ہے کہ شنید میں آیا ہے جناب بعض علاقوں میں جہاں حکومت کی بعض لوگوں کی اکثریت میں نہیں ہے وہ ان کو کمزور کر رہے ہے ہیں لوگوں کو لائق دے رہے ہیں تاکہ انکو پلٹ کے دوسرے طرف لا کیں بعض کو دھمکی دی جا رہی ہے ہیں بعض کو کیا کیا جا رہا ہے۔ تو میں چیف مینیٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ وہ اس چیز کاوضاحت ضرور کریں پہلے تو لوکل گورنمنٹ کے مینیٹر صاحب ہوتے تو وہ خود جواب دیتے تھے بہت اچھا تھا۔ لیکن معزز ممبر صاحب تو نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ وہ جواب دے کر یہ چیز میں شپ کب تک ہونگے روکر کیا کہتے ہیں اور یہ فنڈر زوہ دبائے خرچ کر رہے ہیں۔ جناب مثال کے طور میں آپ کو مثال دے دوں جناب وہ لاکھوں روپوں کے بھری ایسی تجھک گلیوں میں پھیک رہے ہیں اور پیسے نکال رہے ہیں تو جناب عوامی نمائندے جو آئے ہیں جب تھی و پکار کر رہے ہیں کہ جی آپ اس وقت تک دیت waet کریں۔

کے بارے میں بھی چیف مینیٹر صاحب کچھ وضاحت کریں thank you very much

جناب اپسیکر: زیر و آور پا آپ بھی بولنا چاہتے ہیں آپ بولیں جی۔

عبدالکریم نوشر وانی (وزیر): جناب اپسیکر سردار صاحب نے جو فوج اور واپڈا کے بارے میں فرمایا تھا کوئی نئی بات نہیں ہے جناب جس دن فوج نے Takeover کیا۔

جناب اپسیکر: آپ سردار صاحب کا جواب دے رہے ہیں؟

عبدالکریم نوشر وانی (وزیر): جی سر میں جواب دونگا آخر ہمیں بھی موقع دیں، آپ مجھے

چھوڑیں، آب نہ دیدم موزہ کشیدم، آپ مجھے بولنے تو دیں نہ جناب اپنکر صاحب جس دن فوج نے
ٹیک اور Takeover کیا تھا۔ واپڈا کو اسی دن سے سردار صاحب نے فوج کی مخالفت شروع کی
اور آج تک کہا ہے ہیں جناب ایک سسٹم صدیوں سے رانج ہے واپڈا جب پاکستان بنائی دن سے
واپڈا نے Takeover کیا تھا آج تک واپڈا نے جو گند کیا ہے وہ ہم اور آپ بھی اس کو بخوبی جانتے
ہیں۔ فوج ابھی تک وہی واپڈا کے گند صاف کر رہا ہے جناب بلوچستان میں سب سے پہلے میں اپنا
ڈسٹرکٹ کا بولتا ہوں سرکہ واپڈا نے خاران ڈسٹرکٹ میں اتنا گند کیا ہوا تھا کہ غریب لوگوں کے جو ہیں
کنیکشن کاٹ دیئے گئے جس دن سے واپڈا نے ٹیک اور کیا اسی دن سے آج تک اتنے وہ لیٹھ بڑھ گئے
ہیں غریبوں کے جو بھایا جات ہے واپڈا نے ان پر زیادہ پیسے رکورڈ چارج recovery
charge کے تھے فوج نے آدھا ان کو معاف کرایا آدھا میں نے اپنی جیب سے ان کو چھینٹ کر والیا
آج وہی خاران ڈسٹرکٹ ہے۔ آپ جا کر دیکھیں کہ فوج نے کیا سسٹم اور کیا نظام لا یا سب سے پہلے
جو گند تھے تو انہوں نے صاف کرنا شروع کیا فوج آپ سے پیسے مانگتا ہے پیسے جب آپ انکا رکرتے
ہو تو اسی لئے فوج کی مخالفت کرتے ہو جناب تو ڈینالٹر defaulter ہے آپ تو جناب ۶ کروڑ کا
ڈینالٹر defaulter ہے۔ آپ سب سے پہلے اس کو چھینٹ کریں اس کے بعد بات کریں۔

جناب اپنکر: شکریہ تحریف رکھیں۔ اسد اللہ بلوچ۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر): جناب اپنکر صاحب میں ایک اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ
مندوں کرنا چاہتا ہوں لہذا تک بیان دوستوں نے واپڈا کا ذکر کیا ہے زیادتیوں کے دوسرا بھی رخ
ہیں ہمچور ضلع اسکا ڈائیس کے عملے نے ایک بفتہ پہلے ایک صحافی متbul شاہ جو صحافی کا ذہنی نیشن ہے
جزل ازم Journalism کا۔ جو حقیقت لکھے حقیقت بولے معاشرے کی کمزوریوں کو بہتر کر کے
لوگوں کے سامنے لائیں۔ جب وہ بے چارہ اخبار لے کر کمران اسکاؤٹ کے کمپ گئے پہلے ماہ کے جو
ان کے پیسے تھے اس نے کہا میرے اس ماہ کے پیسے دیں انہیں کمپ میں لے جا کر اٹا لکا کر اتنا مارا کہ
آج وہ کرایجی ہسپتال میں ایڈمٹ Admit ہے یہ کہاں کی انسانیت ہے کہاں کی اخلاقیات ہے۔

جہاں تک مکران اسکا واث کے عملے کا تعلق ہے وہاں بارڈر پر ان کا کام کوئی شکر بارڈر پر آئے تو لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کا کام کریں ان کا رول یہ ہے کہ اٹھایا کی فوج سے یہ بدر ہوچکے ہیں آج بھی آپ وہاں ریفر غدم کرائیں تو ایک بھی بندہ مکران اسکا واث کے حق میں ان کے وہاں بیٹھنے کے حق میں نہیں ہے کب تک یہ زیادتی ہوتی رہے گی ایک دن بھی نہیں سنا ہے کہ انہوں نے ما فیا کی کوئی گاڑیاں پکڑی ہیں ایک دن ہم نے نہیں سنا ہے کہ انہوں نے اسلوکی گاڑیاں پکڑی ہیں ہم نے نہیں سنا ہے کہ ہیر و سین کے کھیپ پر کہیں چھاپے مارا ہے بارڈر پر رجت ہوئے لوگ وہاں سے ایک گھنٹن تیل یا بوری جب آٹالا تے ہیں واہی پر جب ان کے گھروالے بچے ان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں ان کو تختے میں لاش ملتا ہے اب یہ کہ جب ایک صحافی ایک حقیقت اور انسانیت کے حوالے سے جب آزاد بلند کرتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ کراچی کے ہسپتال میں پڑا ہوا ہے ان اداروں کی زیادتی کے حوالے سے اس ایوان کے حوالے سے سارے بلوچستان کے عوام کے حوالے سے میں وزیر اعلیٰ کا توجہ مبذول کراؤں اس کا نوش لیں۔ شکر یہ۔

جناب اپسیکر: شکر یہ کیا مگسی صاحب بولیں گے؟

نواب ذوالفقار علی مگسی: جناب یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ واپڈا سے ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واپڈا کو ایک ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ لوگ بھل کا بل ادا نہیں کرتے ہیں تو ان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ آپ ان سے وصولی شروع کریں وصولی کن لوگوں سے ہو رہی ہے وہی زمیندار ہے ایک ثوب ویل کے دس ایکڑ کے میں ایکڑ کے۔ کیا واپڈا کی ذمہ داری فوج نے سنجھاں تھی کہ لوگوں کو غربیوں کو لوٹا جائے ان کو سہولت کیا دی گئی ہے حکومت کی طرف سے۔ ان سے جا کر یہ بل لے لیں ہم جیسے لوگ جوار بول روپے کروڑوں روپے بنکوں سے قرضہ لیتے ہیں ایکر پکھر بنک سے لیتے ہیں انڈسٹری لگاتے ہیں۔ لینڈ کر دزد ر لیتے ہیں بنگلے بناتے ہیں کیا ہم سے وصولی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جو کہ ہم ایم این اے سینیٹر اور ایم پی اے بن کر بیٹھے ہوئے ہیں ہماری نزدیک کوئی نہیں آتا کیا وہ ہم سے ذرتے ہیں میں یہ کہنا چاہوں گا جو ذمہ داری فوج نے سنجھاں ہے میں ان سے

کہوں گا کہ ہم جیسے لیروں سے بھی کچھ آکر لے جنہوں نے سارے ملک کو اوتا ہے اور عیاشی سے مرشد ہر زمین میں عیاشی کر رہے ہیں ہر چیز کر رہے ہیں ہم جیسے لوگوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں آتا ہے خالی زمینداروں کو غریبوں کو یہ لوگ پوچھنے والے ہیں جن سے ہم دوست لیتے ہیں اور جن کی وجہ سے ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو تے ہم ان کو مارتے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے تو یہ بات میں جناب اپنیکر کہوں گا۔ شکر یہ۔

جناب اپنیکر: مولا نا امیر زمان صاحب۔

مولا نا امیر زمان (سینٹر مسٹر): جناب اپنیکر صاحب گئی صاحب کی بات کی تائید کرتے ہوئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے کبھی اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ گورا یوب صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مقصد کے لئے فوج لایا تھا اب وہ دوسرے طرف چلے گئے تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بات صحیح ہے کہ اگر بڑے لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے ہیں کم از کم یہ محکموں پر لاکھوں کروڑوں واجب الادا اور قرضے ہیں یہ وہ وصول کیوں نہیں کرتے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ سارے مجھے مقرض ہیں تو سب سے پہلے ان محکموں سے وصولی کروائے پھر جو بعد میں غریب زمیندار ہے پھر جو طریقہ کار رہے ان سے وصولی کروائے دوسری بات میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ یہاں پر پہلے ذکر ہو رہا تھا اس کے حوالے سے جو ضائع بجلی جاری ہے وہ تمیں فی صد ہے فالتو یا مفت جو بھی جاری ہے وہ تمیں فی صد ہے جب تمیں فیصد بجلی مفت ضائع ہو رہی ہے اور بلوچستان کی بجلی کا جو خرچ ہے وہ چار فیصد کو صد ہے اب میں نے سنائے گواہ میں جو پرائم خضر صاحب کو برینگ دیا گیا ہے وہاں پر بلوچستان کو مقرض قرار دے کر باقی صوبوں سے بدترین قرار دیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بلوچستان کے ساتھ بہت زیادتی ہے جب چار فیصد ہمارا ٹوٹل خرچ ہے اور تمیں فی صد بجلی ضائع جاری ہے اگر اس چار فیصد کو تمیں فی صد میں شامل کریں اور ہمارے جو وون ^{لٹھ} کا مسئلہ ہے اوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے اور پانی کی جو سطح نیچے جاری ہے اس کا مسئلہ ہے اگر یہ دیس تو بلوچستان کے ساتھ انصاف نہیں ہو گا بلوچستان کے فائدے میں نہیں ہو گا اور جناب اپنیکر باقی صوبوں میں کروڑوں کے حساب سے اربوں کے حساب سے سیم و تھور

کی مدد پیے دے رہے ہیں اس لیئے کہ وہ بیمار زمین کو قابل کاشت بنا سکیں تو کیا یہ جو ہماری زمین بیمار ہے پانی کی سطح بخچے جا رہی ہے اس پر کیوں نہیں دستیت ہیں ہم جو گیس کا سبیڈی دے رہے ہیں کیا یہ انصاف کا تقاضا نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فوج ایک یہاں غریب کاشت کار کے لئے یا ایک غرب گھرانے کیلئے جو ایک بلب بجلی جلا رہے ہیں اس کیلئے اگر ہے تو یہ انصاف نہیں ہو گا اگر اس کے لئے فوج کو لایا گیا کہ سرکار کے جواب پر ادارے مقرر ہیں میں ان سے قرض و صول کرے اور یا جو بڑے بڑے لوگ ہیں جیسے مگری صاحب نے خود کہا ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بات کی ہے یہ جیسے لوگ بڑے بڑے بنگوں میں رہتے ہیں اور اس پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں میں نے ساختا کر کے فلات میں ایک آدمی تھا تو اس کا گھر کا بل سولہ لاکھ پر تھا جب گھر کا بل سولہ لاکھ تھا اور چھپن لاکھ بھی تھا تو اس سے وصول کریں پھر غریبوں پر ہاتھ دال دیں پھر غریب زمیندار پر ہاتھ دال دیں اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن سے فوج یہاں پر آئی ہے تو کچھ دنوں یقیناً دونیج صحیح رہا ہے اور لوڈ شیڈنگ بھی کم رہا ہے لیکن اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا ہو گئے کہ لوڈ شیڈنگ دوبارہ شروع ہو گیا دونیج دوبارہ کم ہو گئے اور دہاں جب ہم وزیر اعظم صاحب کے پاس گئے یہ سارے حضرات ساتھ تھے جو وعدہ ہو گیا کہ بلوچستان حکومت کے ساتھ و عدہ تھا اس معاهدے کو ہم برقرار رکھیں گے لیکن اب جو میں معلوم ہوا ہے کہ بارہ ہزار کی جگہ پر چویں ہزار روپے وصول کر رہے ہیں۔ پچھیں ہزار بھی وصول کر رہے ہیں کہتے ہیں جس نے ادا نہیں کئے ہیں ہم چویں ہزار روپے وصول کر رہے ہیں اور پھر جو اپڈاکا لجر ہے اس میں اسی طرح کے بقايا جات چھوڑتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ بقايا جات کو نکال دیتے ہیں بقايا جات بھی برقرار اور پویں ہزار بھی دینا۔ اور جو بارہ ہزار کا معاهدہ تھا وہ بھی درکنار ہو گیا اور دونیج بھی دوبارہ شروع ہو گیا اور لوڈ شیڈنگ بھی دوبارہ شروع ہو گیا اور اب غریب زمینداروں سے پیے وصول کرتے ہیں پھر ہم قرضے کے سلسلے میں ایک پلٹ پر بینک کے پھر میں میں سے ملے اور اس نے کہا کہ صوبائی حکومت نے نوٹیفیکیشن کیا ہے اس کیساتھ آفت زدہ کے ساتھ ہم رعایت کر دیں گے اور جو ہمارے ساتھ دیگر اضلاع ہے اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہے تو لبذا یہ بے انسانی ہے تو میں

اس کے لئے کہتا ہوں کہ دوبارہ ایک ڈیلی گیشن بنا دے جیسا کہ پہلے ہم ناکر مرکز کے پاس گئے تھے اور وہاں جا کر کوشش کریں۔ اب مناسب یہ ہے کہ بھوک ہڑتال پر بیٹھ جائیں اب ایک ضلع کیلئے تو ہم بجلی کے لئے بھوک ہڑتال کرتے ہیں وال اللہ علیم وہ آئے گا یا نہیں وعدہ تو اس کے لئے ہو گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم مرکزی حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ ہم سب لوگوں کو بھوک ہڑتال پر مجبور نہ کریں یہ ہمارے لوگ ان کے گھر سے جو ہمارا کھانا پینا ہے آتا ہے اگر یہ ختم ہو جائے تو اس بیلی کا کام نہیں رہ جاتا ہے۔

نواب ڈوال فقار علی مگسی: میں مولا نا صاحب سے گزارش کروں گا کہ منت سماجت کرنا، ڈیلی گیشن delegation لے جانا۔ تو اس کیلئے طریقہ کاری یہ ہے کہ ایک ریزولوشن resolution اس بیلی اور گورنمنٹ بلوچستان پاس کرے لیکن واپڈا کے بھایا جات نہیں دیں گے جب تک ہمارے صاحب کتاب میں گیس کے بھایا جات ہیں وفاتی حکومت کی طرف ہے ملازمتوں کا کوئی نہ ہے وہرے ہیں، ہم کو نہیں دیتے ہیں تو ہم بھی نہیں دیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینسر مفسر): جب تک وہ ہمارے بھایا جات 1952ء سے گیس کے بھایا جات نہیں دیتے ہیں جو مرکزی حکومت کے پاس ہے جو آئینی طور پر ہے جب وہ ہمارا قرضہ نہیں دیتے ہیں تو بلوچستان کے لوگ بھی بھایا جات نہیں دیتے ہیں۔ (باہم گفتگو)

جناب اپسیکر: اسلام پچکی صاحب۔

میر محمد اسلام پچکی: جناب ایک آواران میں پچاس بستروں کا ہسپتال بناتا منظور ہوا تھا اس میں دس آدمی مارے گئے اور نہیں شدید رخی تھے اس کے بعد وہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے بچپنے دنوں میں مولا نا امیر زمان صاحب کے پاس گیا کہ ہسپتال کا مسئلہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کو یکشل کر چکے ہیں تو میں آپ کے توسط سے اس بیلی کے توسط سے کہ لوگ مارے گے اور شدید رخی ہوئے اب جب یہ مسئلہ settle ہو گیا ہے تو لوگوں کو وہاں اجازت دی جائے کہ وہاں ہسپتال تغیر ہو۔ شکریہ۔

جناب اپسیکر: اب میں فلور جناب چیف مفسر صاحب کو دیتا ہوں۔

میر جان محمد جمالی وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) : بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب اسکر اگر اجازت ہو تو بھل کے معاملات کو بھی لے کروں اور جو چھوٹی چھوٹی وشاپیں کرتا جاؤں سب سے پہلے ہستیں کی اسکم کو ذرا پ (چھوڑنا) کرنا۔ جس کا مولا نا ایم زمان صاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ جب سردار محمد اختر مینگل صاحب تھے تو انہوں نے خود پی اسچ ڈی سے خود خارج کرادی تھی اور آکڑائے octroi کے بارے میں موی جان صاحب نے ذکر کیا ہے اکڑائے octroi اصل میں مارچ سے اس کا آئکشن ouction شروع ہو جاتا ہے قوانین یہ کہتا ہے کہ بولیاں شروع ہو جاتی ہیں اس کے لئے دس فی صد اکٹریز increase لازمی بنا یا ہوا ہے فارمولہ اس کے لئے اگر ہونیں ہوتا ہے میں خود میں پل کمی میں رہا ہوں تو بعض دفعہ پندرہ جوں تک آکڑائے کی ٹیلا میاں ہوتی رہتی ہیں اور صحیح بذ Bid آجائے تو پھر وہ ذمہ دار افر آگے بھیجا ہے سکریٹری پی اینڈ ڈی کو وہ اس کی منتظری کر کے بھیج دیتا ہے یا اس کے لئے طریقہ کار ہے اور چیزیں ذوقیں کو آرڈنینش coordination ہوتے ہیں ان کے توسط سے ہوتا ہے یہ آکڑائے کرتے ہیں اگر صحیح بذ bid آجائے تو وصولی کم جو لوائی سے شروع ہوتی ہے وہ مشکل داریاں ادارہ شروع کر دیتا ہے اور یہ جو اخراجات ٹاؤن کمیٹی یا بلڈی یا کریئی ہوتی ہے وہ محلہ بلدیات کے تحت آتی ہیں انہوں نے اپنا بجٹ ہر صورت میں مکمل کر لیتا ہوتا ہے جوں تک۔ تو جب نئے مرے سے کوئی آئیں گے تو وہ اپنا بجٹ خود بنا کیں گے اور ایکشن اتحارثی نے جوشیدوں دیا ہے چیزیں ہیں کاپ اس جوں کے پہلے بھتی میں جا کر مکمل ہو گا۔ یہ وہ شیدوں ہے جو موجودہ چیف جنس جو آج حلف لے رہے ہیں انہوں نے دیا ہے جوں کے پہلے بھتی تک مکمل کرنے کا۔ اور ہم اس شیدوں کے مطابق ہم جا رہے ہیں۔ ایف سی کے بارے میں میرے دوست میر اسد نے بات کی ایف سی کو سٹگارڈ یہ وہ ادارے ہیں جس سے ہم سب لوگ اور خاص کر بارڈر کے لوگ لمح ہیں بیانی دی بات یہ ہے کہ ان اداروں میں دوسرے صوبوں کے لوگ بھرتی ہیں نہ ہمارے ساتھ صحیح معنوں میں کیونکیٹ کر سکتے ہیں۔ افسر بھی کم ہیں اور خدا کے رحم و کرم سے اب ایک افسر افواج پاکستان میں مجرم بہزیں جا کر بنا

ہے اور وہ اس سلسلے میں بہت پچھے ہیں قدرتی بات ہے جیسے انگریز کے بقا یا جات ہوتے ہیں اسی طرح ہمارے انگریز کی افسرشاہی۔ ہمارے سپاہی جب بھرتی ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو ناخدا بنا لیتے ہیں اور ایک عام شہری کو ذمہ دلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں میں یقین دلاتا ہوں ہم سب اس پر تھنچ ہیں چودھری شجاعت صاحب کو ہم چمن تک لے کر آئے تھے اور اب سینٹ کی کمپنی نے بھی اس کا سخت نوش لیا ہے اور اس میں ہمارے بلوچستان کے سینٹر نے بھی اسکے خلاف ایکشن رکنڈ actction recommend کیا ہے جیسے چودھری صاحب کل روں سے واپس آ رہے ہیں ان سے بات ہوگی۔ ان کو تفصیلی دورہ کرنا پڑے گا اور جگہوں پر جانا ہو گا تھیتوں کو تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ ایک بات ہے کہ تقسیم سے پہلے ڈیورنڈ لاکن پر آنا جانا دونوں طرف سے مسلمان رہتے ہیں قبیلے ہتھے ہیں ایک زبان بولی جاتی ہے یہ ان نیچرل نہادیا گیا ہے میسویں صدی میں انگریز کی وجہ سے۔ انگریز نے ہندوستان میں اپنی حکومت یہاں چلانی تھی اس کی وجہ سے ہم آج تک مشکل میں ہیں جیسے ہی وزیر داخلہ آتے ہیں ہم ان کے ساتھ کھٹے ان علاقوں کا دورہ کریں گے کہ ان آفیسر کے خلاف ایکشن لیں ہمارے چیف جنگ کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہو چکا ہے وہ نہیں بھولتے ہیں یہ سب چیزوں اکٹھے ان کے ساتھ ٹک اپ کرنی پڑیں گی۔ بھلی کے بارے میں اظہار خیال ہوا نواب ذوالقدر علی صاحب نے کافی دونوں کے بعد مودہ میں آئے انہوں نے اظہار کر دیا میری بات بر گینڈ یہ رگل صاحب کے ساتھ ہوئی پرانی موی جان نے کہا کرو گا پ کام مسئلہ ہو گیا ان کے ساتھ میٹنگ ہو گئی جو بریفنگ دی گئی ہے جو اسلام آباد میں بریفنگ Briefin دی گئی ہے اس پر جو عمل ہے وہ سست ہے انہوں نے کہا بھلی کا نظام اور رہنمائیں لائیں ڈینگ ہو چکی ہیں بلوچستان کو بھلی کئی سوکھو میرنہیں مل رہی جس کے لئے مسئلہ مسائل بن رہے ہیں ہم نے کہا ہمیں نہیں پڑتا کہ ستاؤں فیصلہ ہمارے صارف ٹیوب دیل زراعت پر انحصار کرتے ہیں اور بھلک ہے میاں نواز شریف نے اس کا اعلان کیا میں اس کی وضاحتیں کرتا چلوں اور اس میں ہم سب شامل تھے اس میں ستاؤے مارچ سے جو اختر صاحب نے فیصلہ کیا تھا ہمارے صارف نے ہمارہ ہزار روپے دینے کا وعدہ کیا ہے ہم اس سے ایک پائی زیادہ نہیں دے سکتے ہیں اسی

کے مطابق ہم جائیں گے ہم نے کہا ہمیں شکایت بہت زیادہ ہیں بھلی کی فلکی پیش fluctuation ہوتی رہتی ہے اور پرامل (مشکلات) ہوتے رہے ہیں آپ کا واپڈا کے الکار پہلے کا ان آنٹیفیشنی effictency ہوتی رہی ہیں، پیدا گیری واپڈا کے اہل کار کرتے رہے ہیں تو انہوں نے کہا جنہوں نے مارچ ناوے تک نہیں دیے ہیں جو چھانوے ہزار ہیں جوان کے بقايا جات ہے ہم پچھس ہزار بیک لگ back log ہے سہہ ماہی کی صورت میں کریں گے یہ شروع میں بہت اقصھ رہے ہیں ان کی بیان بازی بند ہو گئی لیکن جیسا فوج مائل لاءِ لگاتی ہے شروع میں ڈنڈا چلاتی ہے تھوڑے دنوں کے بعد لیوں گرنا شروع ہو جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں اب فوجی اسی لیوں پر ہیں بر گیڈ میر گل صاحب نے ہمارے صوبے میں بھلی کے سلسلے میں کافی کوشش کی ہے لیکن ان کا اعلقہ ہمارے صوبے سے تھا پنخاب میں تو ایم این اے اور سینئر پکڑے جا رہے ہیں کچھ معاطلے ہو رہے تھے اور وزیر اعظم کے رشتہداروں کی فیکٹری گیارہ ہزار کی لائن زیر زمین گزاری ہوئی تھی وہ بھی پکڑے گئے یہ ایکشن ہوتے رہے ہیں لیکن ہم نے کہا ہماری ضرورت اور ہے وہ آر ہے ہیں آج خضدار میں جیس اور جیسے ہم نے اپنے بقايا جات کے بارے میں بات کی اور جو ہم دے سکتے ہیں وہ ان سے کہیں گے اور ان کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ بلوچستان کے سائل اپنی سطح پر حل کریں اور جو ہماری ذمہ داری ہے جو بطور ایم اے ہماری ذمہ داری ہے جو نواب ذوالقدر علی کی ذمہ داری ہے جو ہمارے اوپر جائز بل بنتا ہے وہ ہمیں دینا چاہیے ایک چیز ہم استعمال کر رہے ہیں اس کا جائز بل دینا ہے وہ دینا ہے اور جو ہمیں شکایت ہے ان کے سامنے پیش کرنا ہے باقی جو شکایات ہیں ہم ان کو پیش کریں گے اور ایریarrear کی بات ہے کہ اس کو شو show کرنا ہے اگلے مہینے سے جتنے بھی arrear ہیں ٹیوب ویلوں پر وہ حکومت پاکستان کے ذمے ہو گئے اور حکومت بلوچستان کے ذمے ہو گئے وہ صارف کے ذمے نہیں ہیں۔ وہ بالکل بل پر آنے لگ جائیں گے اس پر اس پر ذرا دریگی ہے۔ لیکن اگلے مہینے جو بقايا جات بتتے ہیں پر اپنے کئی سالوں کے وہ حکومت پاکستان کے ذمے ہیں اور حکومت بلوچستان کے ذمے ہو جائیں گے۔ انکی رقم بنتی ہے جو بتول ان کے جس کو ہم تسليم نہیں کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ inflated بل آپ کے

اداروں نے دئے ہیں دوارب سنتیں کروز روپے ہیں۔ یہ تھوڑی وضاحتیں کر رہا تھا۔ لیکن بر گینڈ یزیر
گل صاحب پنچیں گے اور اسکی میں جتنی جماعتیں ہیں اور اسکی کے باہر جتنے دوست ہیں پھر ہم
مشترک طور پر بالکل ان سے واضح طور پر کہیں گے کہ زبان یہ تھی کہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی آپ نے کہا تھا
کہ جلد سے جلد آپ کے ٹرانسٹیشن سسٹم کو درست کریں گے اور ہم آپ کے مسئللوں کا تدارک کریں
گے تو میں آپ سے گزارش کروں گا اپنے اختر مینگل صاحب سے اور دوسرے دوست اپوزیشن کے
موجود نہیں ہیں ہم پھر مختلف اور مشترک طور پر جا کر اپنا یہ کیس plead کریں گے اور اپنے دوبارہ حق
کیلئے بجگ شروع کر دیں گے اس اثناء میں خوشی کی بات یہ ہوئی ہے کہ کران ڈویژن کیلئے چانسی ضلع
کیلئے خاران ضلع کیلئے ایران سے بھلی کی اجازت حکومت پاکستان نے دے دی ہے کیونکہ یہ ان کا
ہی معاملہ ہے اور کچھ وقت کے بعد ہمیں بھلی وہاں سے اچھی اور سستی ملے گی۔ امید ہے بہتری کی طرف
جائیں گے بہت شکر یہ۔

جناب اپیکر: شکر یہ بہت بہت مہربانی۔ اب میں معزز ایوان کی توجہ نہایت اہم مسئلے کی طرف
مبذول کرانا چاہونا گا بالخصوص ٹریوری پیغام سے میری بات ہو گی۔ آپ ٹریوری پیغام پراکٹر و پیشتر وزراء
صاحبان تشریف فرمائیں آپ ہی کی حکومت ہے آپ جب اس ہاؤس میں بات کرتے ہیں سمجھنے ہیں آتی
ہے کہ کس کے خلاف بات کر رہے ہیں۔ آپ کا فورم ہے اس فورم میں بات کی جائے وہ آپ کی
کیفیت ہے یہ سائل اپنی کمیوٹ میں بحث کریں اور پھر اگر ہاؤس میں لانا ہو تو کسی خاص طریقے سے
آگے لے جاسکیں۔ اس سے قابل میں نے گزارش کی تھی اور آج پھر گزارش کر رہا ہوں کہ ایسے سائل
اپنی کابینہ میں بیٹھ کر بحث فرمائیں اور ایک تھی شکل میں سامنے لا کر مرکز کے ساتھ کسی کے ساتھ بات
کریں۔ جناب اپیکر اب زیر و آور ختم ہوا۔

جناب اپیکر: قراردادیں۔ جیسا کہ ایک معزز ممبر نے گزارش کی عبدالرحم خان مندوخیل کی
قرارداد کے متعلق اس کو ڈیلفر کیا جاتا ہے۔ اگلی کاروائی کیلئے اگلی قرارداد مولانا نصیب اللہ صاحب کی
ہے میں معزز رکن سے گزار کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

مولانا نصیب اللہ: یہ کہ پی ایم ڈی سی (P.M.D.C) شاہرگ کے ۳۰ تا ۲۰ سال تک کی سروں کے حال ۱۹۷۳ ملازمین کو ریٹائرمنٹ یا گولڈن ہیک ہند کی سہولت دیئے بغیر ملازمت سے فارغ کیا گیا ہے۔ جس سے ان ملازمین کے دریں حقوق کی پامالی ہوتی ہے ہر یہ کہ پی ایم ڈی سی کے اس اقدام سے متاثرہ ملازمین میں شدید بے چینی کی ایک فطری عمل کے طور پر گزشتہ ایک ماہ سے وہاں پر ہر تال ہے۔ جس سے امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پی ایم ڈی سی پر اجیکٹ کی ناکامی کا باعث ملازمین کی بجائے انتظامیہ ہے۔ مثلاً مشت خموںے خوارے پر اجیکٹ کے واشنگٹن پلانٹ کی تفصیل پر کروز روپے خرچ ہوئے تھے۔ مگر انتظامیہ نے اس پلانٹ کو صرف ۲۱ لاکھ میں فرودخت کیا ہے۔

لہذا ایسا یواں صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بر طرف شدہ پی ایم ڈی سی کے ملازمین کے ساتھ تنا انصافی کا ازالہ کرنے کے ساتھ ساتھ ملک میں موجود حالیہ بے روزگاری کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ ان ملازمین کو بحال کرے بصورت دیگر گولڈن ہیک ہند کی سہولت دینے کا فوری اقدام کرے۔

جناب اپنیکر: مولانا نصیب اللہ صاحب اس کی وضاحت فرمائیں۔

مولانا نصیب اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم (آیات قرآنی حلاوت کیں)

جناب اپنیکر صاحب معزز ارار کیں اسکلی آپ کو میں بتا دینا چاہتا ہوں بلکہ آپ کو عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے ۱۹۵۷ء میں (پی آئی ڈی سی) کو شاہرگ مائیز لاث کے تھے ۱۹۷۸ء میں (پی آئی ڈی سی) سے مائیگ صنعت کو پی ایم ڈی سی کے نام سے الگ کیا گیا پی آئی ڈی سی نے پہلی مرتبہ ۱۹۹۰ء میں اپنی روایت سے ہٹتے ہوئے کوئی ریز ہنگ کنٹریکٹ سمی پر مختلف مکملدار رکھے جس میں مختلف بڑے بڑے یور و کریمیں اور قومی رہنماء بھی حصہ دار بنے اور اسلام آباد میں شاہرگ مائیز کی بندرا بانٹ ایوان صدر اور دیگر اس طرح کے اہم ایوانوں میں تقسیم ہوتے رہے اس کے دو ممرحلے ۱۹۹۶ء میں (پی ایم ڈی سی) جس نے حکومت بلوچستان سے شاہرگ مائیز کرایہ پر لئے تھے نے اپنی دیشیت غیر قانونی طریقے سے تبدیل کرتے ہوئے یہ تقسیم کنندہ بنی یعنی کرایہ دار خود

مالک بن گیا اور مالک کی حیثیت سے مذکورہ افراد کو کوں مائیز کرایہ پر دیئے یہ امر واضح ثبوت ہے کہ جن لوگوں نے مائیز ریز یونٹ کشٹر یکٹ پر لی تھی وہ افراد اب دوسروں پے فی من پی ایم ڈی سی کو رائٹلٹی کی ادائیگی کرتے ہیں جبکہ پی ایم ڈی سی حکومت بلوچستان کو صرف ۲۰ روپے فی من رائٹلٹی دیتی ہے یعنی پی ایم ڈی سی حکومت بلوچستان کی ملکیت کے اختیارات کو ناجائز طریقے سے استعمال کر رہی ہے۔ اور اب لیزر بن چکی ہے جو کہ لوگوں کو معدنیات لیزر پر دیتی ہے جبکہ بلوچستان مائیز یونٹ کنسیشن روولر مجری ۷۰۱۹ء کے تحت ڈائریکٹر معدنیات لیسر ہوتا ہے۔ جو کہ مائیز لیزر پر الات کرتا ہے جبکہ یہ کام اب چیزیں میں پی ایم ڈی سی شاہرگ کے مائیز سے کوئلہ نکالی میں ناکام ہونے کے بعد کر رہا ہے۔ اس طرح وہ اب لیسر بن چکا ہے اور ہوام کو معدنیات لیزر پر دے رہا ہے اور حکومت بلوچستان کو اپنی جائیداد کی ملکیت سے سبکدوش کر رہا ہے۔ اب چونکہ (پی ایم ڈی سی) کمپنی نہ رہی جس کے بعد انہوں نے بیک جنگش قلم ۱۲۳ مزدوروں کو غیر قانونی طریقے سے ملازمت سے برخاست کیا جبکہ لیبرتو نیشن میں کے مطابق اگر ۵۰ فیصد سے زیادہ ملازمین کو فارغ کرنا تھا تو پہلے لیبر کورٹ سے اس کی اجازت ضروری تھی لیکن انہوں نے اجازت لئے بغیر یہ غیر قانونی اقدام لیا۔ جب انہوں نے یہ ملازمین فارغ کئے میں نے صدر صاحب سے ملاقات کی اور میں نے صدر صاحب سے عرض کی گورنر بلوچستان سے ملاقات کی وزیر اعلیٰ بلوچستان سے میں نے ملاقات کی، چیف سیکریٹری صاحب کو میں نے حالات سے مطلع کیا چیف سیکریٹری صاحب نے نوش دیا اور مائیز کے ڈیپارٹمنٹ کے جواہران صاحبان ہیں ان میں سے کچھ حضرات وہاں گئے وہاں پر کچھ مزدوروں کو بھایا ان سے لفت و شنید کی اور انہوں نے رپورٹ چیف سیکریٹری صاحب کو پیش کیا جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ روایہ ہمارے چیزیں میں صاحب کا ہے جو اسلام آباد میں بیٹھ کر فیصلے کرتا ہے۔ یہ بالکل لیبرتو نیشن کے خلاف ہے یہ نوش کی کاپی میرے سامنے موجود ہے۔ میں نے وہاں سے حاصل کیا ہے تو بڑھاں میں نے میلفون پر چیزیں میں صاحب سے بات کی۔ ایک گھنٹے تک اس معاملے پر مجھ سے گفتگو کرتا رہا میں نے گزارش کی آپ یہاں تشریف لے آئیں مزدور کے جواکابرین ہیں ان سے بیٹھ کر فہماں تفصیل سے

اس مسئلے کو حل کرائیں لیکن انہوں نے کہا چونکہ میرے آنے سے حکومت پر بوجھ آئے گا جہاز کا کرایہ
لگے گا فلاں فلاں ہو گا اس لیئے میں آنے سے معدورت خواہ ہوں پھر دوسرے دن ڈائریکٹر کو وہاں سے
بھجوایا تھا تو آپ خود جب تشریف لاتا تو وہی کرایہ دیتا جو ڈائریکٹر نے دیا اب وہ خود وہاں بیٹھ کر
شاہرگ کے قسم کے فیصلے کرتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے بہر حال پاکستان کے افراد میں
ایماندار لوگ بھی ہیں لیکن یہ سب سے بڑا یہ ماندار ہے کہ خود نہیں آتا کہ کرایہ لگتا ہے اور ڈائریکٹر کو بھجوانا
ہے کہ آپ جائیں پھر میں نے اس سے گزارش کی کہ محترم آپ کے رو یہ سے ایسے لگ رہا ہے کہ
آپ اس ملینز ایریے کو کنڈم کرنا چاہتے ہیں اور پھر ستے داموں اس کو فروخت کر دینا چاہتے ہیں جس
طرح آپ نے پلانگ کی تھی کہ ہم اسی مل کو خام مال فراہم کرنے کیلئے ایک واٹکنگ پلانٹ قیمت
کر رہے ہیں اور اس قیمت کو پایہ تک پہنچایا اس کی قیمت پر چار کروڑ روپے لاگت آئی اور پھر اس
میں مشتری اس میں مختلف قسم کے اوپر انصب کے گئے پھر آپ نے یہ کہہ دیا کہ اسی مل خام مال
حاصل نہیں کرتی ہم اس کو بند کر دینا چاہتے ہیں۔ پھر بند کرایا اور اس کو فروخت کرایا تھیں لاکھ روپے
پر۔ تو بارہ کروڑ روپے کا منسوبہ میں لاکھ روپے پر پنج دیا جس طرح اس منسوبے کو ناکام کیا اسی طرح
ای عزم کا آپ کے عزم کا مجھے بخوبی علم ہے کہ آپ اس کو کنڈم کر کے پھر اس دولت کو کسی عکسے ہے
حال میں کسی با اثر خصیت کے باں فروخت کر دیتے ہیں لہذا اس صوبے پر حکم کرتے ہوئے آکران
مزدوری سے گفت و شنید کریں۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ اس کو اختیار نہیں کرتے سارے ملازمین ایک
ہی دفعہ حکم کرے ہارخ کرے سارے ملازمین ایک سو چھتیز ہیں اور انہوں نے ایک سو چھتیز فارغ
کئے ہیں لیبر قوانین کے مطابق وہ چھٹی کر سکتے ہیں اگر چھٹی ملازمین کی پچاس فی صدر ہی تو لیبر
قوانين کے مطابق لیبر قیپارٹمنٹ سے اجازت نامہ حاصل کرنا ہو گا۔ لیکن انہوں نے کوئی لیبر کورٹ
سے اجازت حاصل نہیں کی ہے سارے قوانین کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے یک جنپی قلم ایک سو
چھتیز ملازمین کو فارغ کیا جو کہ کسی بھی قانون کا تقاضا نہیں ہے بلکہ سارے قوانین کے خلاف ہے
میں سارے ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں کہ پہلے سے ہمارے صوبے میں بے رو زگاری ہے تو اس بے

روزگاری کے عالم میں جو ہمارے ایک سوچوں میں ملازمین کو فارغ کیا ہے اس پر میرے تمام ساتھی احتجاج کریں جس طرح چیف سینکڑی صاحب نے اندام کیا ہے رپورٹ طلب کی رپورٹ آئی ہے اور اس رپورٹ کی زدوں میں ہمارے چیئرمین صاحب بھی آئے گا کہی چیئرمین ایسے گزرے ہیں جو بعد میں گرفتار کئے جائیں گے ہیں ہو سکتا ہے یہ ہمارے چیئرمین بزرگ چیئرمین صاحب۔ جو بزرگی کے دعوے کرتے ہیں اور بلند بالگ آواز سے کہتا ہے کہ میں امانت دار ہوں میں ایمان دار ہوں شاید یہ بھی گرفتار ہو جائے اگر میرے صوبے کے اس معزز ایوان کے اراکین ہمارے اس احتجاج میں شریک ہوں تو چیئرمین صاحب اپنے کیف کردار تک پہنچ جائے گا تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں ہوں کہ انہوں نے جو قدم اٹھایا ہے لیبرتو نین میں صاف لکھا گیا ہے کسی بھی ادارے کے ملازمین کی کٹوتی کر سکتے ہیں لیکن سو فیصد نہیں پچاس فیصد نہیں۔ پھر میں نے اس ڈائریکٹر سے کہا آپ چھانٹی کر سکتے ہیں آپ وہ ملازمین فارغ کر سکتے ہیں جو کام چور ہوں، غیر حاضر ہا کرتے ہیں جو جگہ سے میں جتنا بہتر نہ ہوں جو آپ نے فارغ کردیں آپ نے تو ایمانداروں کو فارغ کر دیا اور آپ نے جو رکھے ہیں وہ شاید بہتر نہ ہوں جو آپ نے فارغ کئے ہیں پھر تم ظریفی یہ ہے کہ کسی ایک افسر کو انہوں نے فارغ نہیں کیا ہے دو ماہ قبل سارے جو پی ایم ڈی ہی کے افسر خضرات تھے سب کو ترقی دی گئی ہے سب کی مراعات اور تحکم اہوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ لیکن غریب ملازمین کو فارغ کیا جا رہا ہے۔ تو لہذا ان سارے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آپ سے درود مددان گزارش کرتا ہوں کہ ان مغلوک الحال ملازمین کی حالت پر حرج کرتے ہوئے ہمارے اس احتجاج میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور ہمارا حامی اور ناصر ہو۔ وَآخِرُ دُعَا نَا إِنَّ الْمُحْمَدَ لَنَذِرُّ بَلِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب اپسیکر: کسی اور صاحب نے یا وزیر صاحب نے بات کرنی ہوتی کیا اس قرار داد کو منظور کیا جائے؟۔ لہذا قرار داد منظور ہوئی (قرار داد منظور کی گئی)

جناب اپنیکر: اب اسپلی کی کارروائی موری ۱۲۳ پریل یوقت گیارہ بجے صبح تک متوفی کی جاتی ہے۔
(اسپلی کی کارروائی بارہ بجکر چالیس منٹ پر موری ۱۲۳ پریل برداز ہفتھے صبح گیارہ بجے تک کیلئے متوفی ہو گئی)